## سخنان		خاندانِ اجتہاد کے نام

سالنامہ ’خاندان اجتہاد نمبر‘ کا تازہ شمارہ (۱۴) ’مجالس عظیم، کے ۲۶ ویں دور کے موقع پر اہل ذوق کی خدمت میں پیش ہے۔

خاندان اجتہاد کے عہد ساز سلسلہ کو معنون یہ خصوصی پیش کش بھی اپنی پہلے کی کڑیوں سے مربوط ہے اور اپنے میں نئی اور خاص بھی۔ ہم امید کرتے ہیں اس طرح اس باوقار خاندان کی خصوصیات کے جہات (کچھ ہی سہی) کی ایک تصویر ہمارے موقر و معزز قارئین کی ’یاد‘ کی نگاہ میں تازہ ہو جائے گی۔ ویسے ہم یہ اچھی طرح مانتے ہیں کہ عام عوام کی طرح ہماری ملت خصوصاً ہمارے قارئین کسی کے قابل قدر کارناموں کو فراموشی کے حوالہ نہیں کیا کرتے اور ایک زندہ سماج کی طرح تاریخ کے حمام میں حال کا نہان لیتے ہیں اور مستقبل کیلئے تر و تازہ ہوتے رہتے ہیں۔

خاندان اجتہاد نے اپنی انفرادیت کے امتیازی نشان تاریخ کے سپرد کئے ہیں۔ یہ نشان ایک دو نہیں‘ بہت ہیں۔ ان میں ایک علم اور دین کی راہ میں قابل قدر و اعتبار خدمات بھی ہیں۔ [راقم کی کم علمی، کوتاہ نگاہی اور کج مج بیانی کی لغت میں علم اور دین دو الگ الگ لفظ نہیں ہیں۔ علم جو علم ہے وہ سراسر دین ہے، اور دین جو دین ہے وہ علم ہی علم ہے۔ وہیں دین اور دنیا میں کسی تفرقہ کا قائل نہیں ہوں۔ دنیا سے الگ دین کہاں ملے گا! پھر دین کو چھوڑ کر دنیا کیا رہے گی!!] اسی ضمن میں تعلیمی خدمات اور کارنامے ہیں۔ خود حضرت غفراں مآبؒ نے ان خدمات کی بنیاد رکھی؛ اور اپنی تمنائے ابرہیمی والی دعاؤں کے زیر سایہ۔ اپنی کل کی کل اولاد کو براہ راست تعلیم و تربیت دے کر ایک تعلیمی (علمی) کاروان کو تیار کر دیا۔ خاندان کی صورت میں بھی ابھر کر اس تعلیمی کارواں نے اپنے اصلی (طبعی، طبیعی/جبلی) خاصہ کو اپنے سینہ سے لگائے رکھا۔ یہاں تک کہ علم و تعلیم کے سلسلہ کی کوئی بھی تحریک ایسی نہ ملے گی کہ جس کا سرا اس خاندان، اس تعلیمی کاروں سے نہ ملے۔ رسمی تعلیم کی بنیاد جو شاہی سر پرستی میں قائم ہوئی (مدرسۂ سلطانی لکھنؤ جو ۱۸۵۷ء میں انگریز آسیب کا شکار ہو کر تعطلی کا شکار رہنے کے بعد اپنی نشاۃ ثانیہ میں مدرسہ سلطان المدارس و جامعہ سلطانیہ کے شکل میں نمودار ہوا)۔ اسی تعلیمی راہ میں ایک بڑے اجتہادی سنگ میل کے بارے میں دور حاضر کی ایک بڑی نمودار و معتبر ہستی، علم و تعلیم کے کوہ گراں کا مضمون اس نمبر میں شامل کر رہے ہیں۔ علم و تعلیم کا یہ کوہ گراں ابھی پچھلے دنوں شب برات لانے والے دن (۱۴ شعبان) کو خاک میں نہاں ہو گیا لیکن اس کی ہستی اور اس کے کارنامے وہ نہیں جو مٹی میں مل جائیں یا ملا دیئے جائیں۔ یہ خاص مضمون اس کی بارگاہ میں ایک خراج عقیدت کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے، سب سے اوپر یہ اس کی ابدی حیات کے ایک نقش دوام کا اشارہ ہے۔ دور حاضر کے ایک اور علمی، تعلیمی و ادبی پیر مغاں سید محمد باقر شمسؔ (اجتہادی) لکھنوی اور علم و تعلیم و زعامت کے نکتۂ اتحاد مولانا و مقتدانا سید کلب عابد کی شخصیت پر مضامین بھی شامل اشاعت ہیں۔ سب سے بالا سب سے اول خود میر کاروانِ اجتہاد حضرت غفران مآبؒ کے سوانحی حالات لکھنؤ کے تاریخ نگار اور نسل غفران مآبؒ کے عصری زرنگار آغا مہدی کے قلم سے ’سنئے‘ اور اس نمبر پر اپنی گراں قدر رائے ہمیں ’سنایئے‘۔ زیادہ حد ادب، اور سلام و دعا۔

م۔ ر۔ عابد، مقبرہ عالیہ، گولہ گنج، لکھنؤ